www.emarsiya.com

مرثیہ۔(۲۴)

۱

جب کربلا سے ہوکے وطن کو حرم پھرے
گِریاں سیاہ پوش بہ صد رنج و غم پھرے
ایک دوسرے سے کہتے ہوئے یہ بَہم پھرے
یوں لَوٹ کر نہ آئے کوئی جیسے ہم پھرے
حُجروں میں سب تو اشکوں سے دامن بِھگوتی تھیں
لیکن ربابؑ صحن میں ہی بیٹھی روتی تھیں

www.emarsiya.com

جب بیٹھے بیٹھے دھوپ میں عرصہ گزر گیا
حالت خراب ہوگئی چہرے کا رنگ اُڑا　　۲
زینبؑ نے اک دن یہ بڑے درد سے کہا
حُجرے میں چلیے مانیے کہنا امامؑ کا
سائے میں اب بحال کچھ اَوسان کیجیے
یوں دھوپ میں نہ جان کو ہلکان کیجیے

جب کربلا سے ہو کے وطن کو حرم پھرے۔۔(کُل۔۶۔بند)

www.emarsiya.com

۳

جب سب ہوئے بضِد تو یہ کہنے لگیں ربابؑ
وعدہ کیا ہے روبروئے ابنِ بوترابؑ
سائے میں اب نہ بیٹھوں گی اے آسماں جنابؑ
کس دل سے لاؤں وعدہ خِلافی کی اب مَیں تاب
کیا یہ سُنوں مَیں فاطمہؑ کے نورِ عَین سے
وعدہ وفا نہ کر سکی بانو حسینؑ سے

جب کربلا سے ہو کے وطن کو حرم پھرے۔۔(کُل۔٦۔بند)

www.emarsiya.com

جب دھوپ سے اُٹھی نہ ربابِؑ جگر فگار
سمجھا کے لے چلے اُنھیں سجّادِؑ نامدار　۴
رُخ کر کے کربلا کی طرف روئیں زار زار
بولیں کہ وعدہ آپ سے تھا ہوں میں شرم سار
مجبور کر دیا مجھے حُکمِ امامؑ نے
رکھ لیجے آبرو مِری اِن سب کے سامنے

جب کربلا سے ہو کے وطن کو حرم پھرے۔۔(کُل۔٦۔بند)

www.emarsiya.com

۵

یہ کہتے کہتے ہچکی لگی دم نِکل گیا
سجّادؑ بولے امّاں نے وعدہ وفا کیا
زینبؑ نے روکے سبطِؑ پیمبرؐ کو دی صدا
آسان کر دو میری بھی مُشکل پئے خدا
میرے بُلانے میں بھی نہ تاخیر اب کرو
اکبرؑ کا واسطہ مجھے جلدی طلب کرو

جب کربلا سے ہو کے وطن کو حرم پھرے۔۔(کُل۔۶۔بند)

www.emarsiya.com

۶

زینبؑ کی اِس فُغاں پہ قیامت کا تھا سماں
تھیں بیبیاں ربابؑ کی قسمت پہ نوحہ خواں
اور سر جھکائے روتے تھے سجّادؑ نیم جاں
آئی صدائے سیّدہؑ کانوں میں ناگہاں
مرقد میں اپنے آج یہ سوئے گی چین سے
مَیں صدقے اِس نے خوب نباہی حسینؑ سے

جب کربلا سے ہو کے وطن کو حرم پھرے۔۔(کُل۔۶۔بند)